کیا برف سے وضو کر سکتے ہیں؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12414

تاریخ اجراء: 22 صفر المظفر 1444ھ / 19 ستمبر 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ برف سے وضو کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر کر سکتے ہیں تو اس کا طریقہ کیا ہو گا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

وضو کے چار فرائض میں سے تیسرے فرض یعنی چوتھائی سر کے مسح کے علاوہ بقیہ تینوں فرائض میں اعضائے وضو کو دھونا فرض ہے، اور کسی عضو کو دھونے سے مراد یہ ہے کہ اس عضو پر کم از کم دو قطرے پانی بہہ جائیں۔ **لہذا برف سے وضو صرف اسی صورت میں ہو گا جب اعضائے وضو پر کم از کم دو قطرے بہہ جائیں، اعضائے وضو پر دو قطرے پانی نہ بہنے کی صورت میں برف سے وضو نہیں ہو گا۔**

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ”یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ“ ترجمہ کنز الایمان: ”اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنے منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔“ (القرآن الکریم، پارہ 06، سورۃ المائدۃ، آیت: 06)

برف سے وضو کرنے کی صورت میں اگر دو قطرے پانی اعضائے وضو پر نہ بہے تو وضو نہیں ہو گا جیسا کہ بدائع الصنائع، بحر الرائق، رد المحتار، بنایہ وغیرہ میں ہے: ”والنظم للاول“ فالوضوء اسم للغسل والمسح، لقوله تبارك وتعالى {يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ۔۔۔ الخ} أمر بغسل الأعضاء الثلاثة، ومسح الرأس۔ فلا بد من معرفة معنى الغسل والمسح فالغسل هو إسالة المائع على المحل، والمسح هو الإصابة، حتى لو غسل أعضاء وضوئه، ولم يسل الماء، بأن استعمله مثل الدهن، لم يجز في ظاهر الرواية۔ وروي عن أبي

يوسف أنه يجوز وعلى هذا قالوا: **لو توضأ بالثلج، ولم يقطر منه شيء لا يجوز، ولو قطر قطرتان، أو ثلاث، جاز لوجود الإسالة، وسئل الفقيه أبو جعفر الهندواني عن التوضؤ بالثلج، فقال: ذلک مسح، وليس بغسل**" ترجمہ: "وضو دھونے اور مسح کا نام ہے، اللہ عزوجل کے اس فرمان کی وجہ سے ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ۔۔۔الخ﴾ اس آیتِ مبارکہ میں تین اعضاء کو دھونے اور سر کے مسح کا حکم دیا گیا ہے، لہٰذا دھونے اور مسح کرنے سے کیا مراد ہے؟ یہ پہچان ہونا ضروری ہے۔ دھونے سے مراد کسی مائع چیز کو محلِ وضو پر بہانا ہے جبکہ مسح سے مراد تری کا پہنچانا ہے، یہاں تک کہ کسی نے اعضائے وضو کو دھویا مگر ان اعضاء پر پانی نہ بہایا، اس طرح کہ پانی کو تیل کی طرح اعضائے وضو پر استعمال کیا تو ظاہر الروایہ کے مطابق ایسا کرنا، جائز نہیں ہوگا جبکہ امام ابو یوسف علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ ایسا کرنا، جائز ہے۔ اسی اختلاف پر فقہائے کرام رحمہم اللہ نے فرمایا کہ کسی شخص نے برف سے وضو کیا اور برف سے ایک قطرہ بھی اعضائے وضو پر نہیں بہا تو وضو نہیں ہوگا۔ ہاں! اگر برف پگھل جائے اور اس کے پانی سے دو یا تین قطرے اعضائے وضو پر بہہ جائیں تو یہاں اعضائے وضو پر پانی بہہ جانے کی وجہ سے وضو درست ہوگا۔ فقیہ ابو جعفر ہندوانی علیہ الرحمہ سے برف سے وضو کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ مسح ہے، دھونا نہیں۔" (بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، ج 01، ص 15-14، دار الحديث، القاهرة)

نیز فتاویٰ عالمگیری میں اس حوالے سے مذکور ہے: "وفي شرح الطحاوي أن تسييل الماء شرط في الوضوء في ظاهر الرواية فلا يجوز الوضوء ما لم يتقاطر الماء، وعن أبي يوسف - رحمه الله - أن التقاطر ليس بشرط **ففي مسألة الثلج إذا توضأ به إن قطر قطرتان فصاعدا يجوز إجماعا** وإن كان بخلافه فهو على قول أبي حنيفة ومحمد - رحمهما الله تعالى - لا يجوز، وعلى قول أبي يوسف رحمه الله تعالى يجوز كذا في الذخيرة والصحيح قولهما" یعنی شرح الطحاوی میں ہے کہ ظاہر الروایہ کے مطابق وضو میں پانی کا اعضائے وضو پر بہانا شرط ہے، لہٰذا وضو اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک اعضائے وضو پر پانی نہ بہے۔ امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کے نزدیک پانی کے قطرے بہنا وضو میں شرط نہیں۔ لہٰذا برف سے وضو کرنے والے نے دو یا زائد قطرے اعضائے وضو پر بہا دیئے تو بالاتفاق وضو ہو جائے گا، اگر اس کے برخلاف ہو یعنی دو قطرے اعضائے وضو پر نہ بہیں تو امام اعظم اور امام محمد علیہما الرحمہ کے قول کے مطابق وضو نہیں ہوگا، جبکہ امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کے قول پر وضو ہو جائے گا جیسا کہ ذخیرہ میں ہے، جبکہ طرفین علیہما الرحمہ کا قول صحیح ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الطهارة، ج 01، ص 03، مطبوعہ پشاور)

فتاوی رضویہ میں ہے:”منہ، ہاتھ، پاؤں تینوں عضووں کے تمام مذکور ذرّوں پر پانی کا بہنا فرض ہے **فقط بھے گا ہاتھ پھر جانا یا تیل کی طرح پانی چپڑ لینا تو بالاجماع کافی نہیں** اللھم الا ما مر فی الرجلین اور **صحیح مذہب میں ایک بوند ہر جگہ سے ٹپک جانا بھی کافی نہیں کم سے کم دو بوندیں ہر ذرہ ابدان مذکورہ پر سے بہیں۔**“(فتاوی رضویہ،ج01(الف)،ص287،رضا فاؤنڈیشن،لاھور)

بہارِ شریعت میں ہے:”کسی عُضْوْ کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عُضْوْ کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہ جائے۔ بھیگ جانے یا تیل کی طرح پانی چُپَڑ لینے یا ایک آدھ بوند بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس سے وُضو یا غسل ادا ہو۔“(بہارِ شریعت،ج01،ص288،مکتبۃ المدینہ، کراچی)

برف کے پانی سے وضو جائز ہے۔ جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے:”**مینھ، ندی، نالے، چشمے، سمندر، دریا، کوئیں اور برف، اولے کے پانی سے وُضو جائز ہے۔**“(بہارِ شریعت،ج01،ص329،مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم